امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ کا ذوق چائے نوشی

نور اللہ فارانی

چائے کے بارے میں کسی چائے کے شوقین نے کیا خوب کہا ہے: انسان اشرف المخلوقات ہے تو چائے اشرف المشر وبات۔ ہمارے اکابر واسلاف میں سے بعض چائے کے بڑے رسیا تھے۔ حضرت مولانا ابوالکلام آزادؒ، شیخ الاسلام حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا ظفر علی خان، علامہ میر حسن کاشمیری وغیرھم نے اپنی تحریرات اور منظومات میں چائے کا ذکر بڑے چاؤ اور محبت سے کیا ہے مولانا ابوالکلام آزادؒ نے تو اس کثرت سے کیا ہے کہ کہا جاتا ہے کہ

''چائے ابوالکلام آزادؒ کی وجہ سے یا ابوالکلام آزادؒ چائے کی وجہ سے مشہور ہوئے''

چنانچہ مولانا غلام رسول مہرؒ کے نام ایک خط میں لکھتے ہیں:

''آپ کو خط لکھ رہا ہوں اور دل میں سوچ رہا ہوں اگر ایسی چائے کے فنجان میسر ہوں تو پھر اور کون سی نعمت باقی رہ جاتی ہے جس کی انسان خواہش کرے؟ میرے لئے یہی چائے سحری کی صبوحی بھی ہے اور افطار کا جام خمار شکن بھی۔''

مولانا ظفر علی خان نے تو حد کر دی ہے فرماتے ہیں ؎

چائے نوشی میری پرانی روایات سے ہے　　　چائے پیتا ہوں تو ہو جاتا ہے ایماں تازہ

اکابر واسلاف کی ذوق چائے نوشی کے متعلق ''شراب الصالحین'' کے عنوان سے میرا سلسلۂ مضامین علمی وادبی حلقوں کی جانب سے بہت پسند کیا گیا۔ سر دست قارئین ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' کے لیے ''شاہ جی'' سے متعلق حصہ پیش ہے امید ہے قارئین کے لیے دلچسپی کا باعث ہوگا۔

شاہ جیؒ اور چائے:

حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کے رفیق خاص جناب جانباز مرزا صاحبؒ لکھتے ہیں:

انسانی عادات قبر تک پیچھا نہیں چھوڑتیں حضرت امیر شریعت کو قوت ارادی (WILL POWER) کی وجہ سے اپنی عادات پر خاصا قابو تھا۔ لیکن عام عادات جوان کی جزوِ زندگی بن چکی تھیں، ان کے ہاتھوں مجبور تھے۔ مثلاً جیل میں ہوں یا ریل میں، نمازِ صبح سے پیشتر چائے بغیر دودھ کے ضرور پیتے۔ چنانچہ چائے کا سامان (سٹوو، مٹی کا تیل، بہترین چائے کی پتی، چینی، نمک، فنجان اور ایک چھوٹا چمچ) سفری بکس میں ہمیشہ ساتھ رہتا۔ کبھی کبھار شہروں میں اگر اچھی چائے نایاب ہو جاتی، تو دیہاتوں کے سفر میں اس کی تلاش کرتے جو اکثر مل جاتی۔'' (حیات امیر شریعتؒ از جانباز مرزا ص ۴۷۳)

جناب شورش کاشمیری صاحبؒ ان کے ذوق چائے نوشی کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:

چائے گھٹی میں پڑی ہوئی تھی، ہمیشہ نفیس چائے پیتے اور اکثر خود بنا کر پیتے، مدتوں کیتلی اور تام چینی کا آب خورہ ساتھ رکھا۔ ان کے خیال میں ہر شخص چائے بنانے اور چائے پینے کا اہل نہ تھا، فرماتے:

''عام لوگ چائے نہیں جوشاندہ پیتے ہیں۔''

مولانا ابوالکلامؒ کی طرح انہیں بھی چائے کی کہانی یاد تھی ،طبیعت حاضر ہوتو مزے سے بیان کرتے ۔

(سیّدعطاءاللہ شاہ بخاریؒ سوانح وافکار ص ۱۶۲ ازشورش کاشمیریؒ)

شاہ جیؒ کے رفیق کارخان غازی کابلی تحریر فرماتے ہیں:

چائے رغبت سے پیتے ہیں،سٹرونگ (تیز) چائے زیادہ پسند فرماتے ہیں۔

(ماہنامہ الاحرار خصوصی اشاعت بیادامیر شریعتؒ ص ۲۷)

معروف ادیب ماہرالقادری فرماتے ہیں:

میں دوبار ان کی خدمت میں حاضر ہوا، بڑے مزے کی چائے پلائی، چائے کے ساتھ کچھ لوازمات بھی تھے اور ان سب سے بڑھ کر ان کے لطیفے اور چٹکلے (چائے کی پیالی میں ان کے تبسم کی شکر گھل جانے سے لطف دوبالا ہوگیا۔)

(ماہنامہ نقیب ختم نبوت کا امیر شریعتؒ نمبر ج ۲ ص ۵۰۳)

مکتوبات میں چائے کا ذکر:

جیل سے لکھے ہوئے مکتوبات میں بھی جا بجا چائے کا ذکر مختلف انداز سے کیا ہے جن میں سے چند اقتباسات موضوع کی مناسبت سے نذرِ قارئین ہیں۔

سکھر جیل سے اپنی بیٹی ام کفیلؒ کے نام ایک خط میں تحریر فرماتے ہیں:

چائے چھوڑ دی ہے اور کوئی تکلیف نہیں ہوئی، پان بھی چوبیس گھنٹے میں ایک دو دفعہ، یہ دونوں مصیبتیں دور ہوگئیں ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل وکرم میرے حال پر ہے۔ یہ ارادۃً نہیں چھوڑیں بلکہ خواہش ہی جاتی رہی۔ (سیدی وابی ص ۲۱۵)

سکھر جیل سے ایک دوسرے مکتوب میں لکھتے ہیں:

باقی اللہ کے فضل سے چائے ، پان ، برف اس وقت تو سب سے نجات حاصل ہے اور کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوئی، حالانکہ یہ چیزیں اپنے دام سے مل سکتی ہیں۔ (سیدی وابی ص ۲۳۱)

تیسرے خط میں یوں رقمطراز ہیں:

چائے اور پان کا چھوڑنا بھی بلا وجہ نہ تھا، کچھ دقتیں تھیں اور اس سے مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔ اگرچہ برسوں کی عادت تھی دراصل ہماری کلاس سی کلاس تھی آج دو تین دن ہوئے ہمیں بی کلاس دی گئی ہے اور غذا میں بھی خاصا فرق ہے۔ (سیدی وابی ص ۲۶۰)

ایک اور خط میں لکھتے ہیں:

میٹھا بالکل چھوڑ دیا ہے، چائے میں سکرین کی گولیاں ڈال کر منہ میٹھا کر لیتا ہوں چار گولیوں سے ایک پیالی میٹھی ہو جاتی ہے اور نہ نفع نہ نقصان۔ (سیدی وابی ص ۳۲۱)

شاہ جیؒ ، چائے اور مولانا ابوالکلام آزادؒ:

بنت امیر شریعتؒ سیّدہ ام کفیل بخاریؒ تحریر فرماتی ہیں:

دلّی جیل کا واقعہ اباجیؒ نے سنایا تھا، مولانا آزادؒ بھی اسی جیل میں تھے اور مولانا احمد سعید دہلوی مرحوم ومغفور

بھی ۔ایک روز موقع پا کر اباجیؒ اور مولانا احمد سعید صاحبؒ ملاقات کے لئے مولانا (ابوالکلام آزادؒ) کے کمرے میں پہنچے ہی تھے کہ جیلر یا سپرٹنڈنٹ راونڈ کرتا ہوا ادھر آتا دکھائی دیا۔ مولانا (ابوالکلام آزادؒ) نے فرمایا بھائی! آپ بیٹھئے میں انہیں ''مصروف'' کرتا ہوں ۔ باہر تشریف لے جا کر اس سے گفتگو شروع فرمادی۔ پھر اس نے کیا ادھر آنا تھا۔ وہیں سے واپس ہوگیا، مولانا احمد سعید سنا ہوا ہے بڑے بے دھڑک بزرگ تھے۔ مولانا آزادؒ سے کہنے لگے۔ لاحول ولاقوۃ آپ کے پاس آنا تو ایسے ہے جیسے کوئی شریف آدمی دن دہاڑے ''اس بازار'' میں پکڑا جائے ، بے چارے مولانا یہ ریمارکس پی گئے۔ پھر چائے بنائی اور پوچھا کیسی ہے؟ اباجیؒ نے تعریف کے ساتھ کہا حضرت ایک کمی رہ گئی ہے۔ اباجیؒ کہتے اب مولانا سے کوئی یہ کہے کہ آپ کی چائے میں کمی رہ گئی! بڑی بڑی غزالی آنکھیں اُٹھا کر حیرت اور تعجب سے پوچھا: وہ کیا میرے بھائی؟ میں نے کہا دو پتی زعفران بھی ہوتی ،فرمایا:

''آپ اضافات کی بات کرتے ہیں۔ پھر کسی روز آیئے آپ کو ''مزعفر'' پلاؤں گا۔''

چنانچہ ایک روز زعفرانی چائے بھی پلائی۔ (سیّدی وابی ص/۱۶۹)

واکثر هم لایعقلون:

حافظ عبدالرشید ارشد ۱۹۵۲ء میں امیر شریعتؒ کی جامعہ رشیدیہ آمد کے احوال بیان کرتے ہوئے ایک جگہ تحریر فرماتے ہیں کہ:

صبح کو شیخ الحدیث مولانا محمد عبداللہ صاحب ،حضرت ناظم صاحب ،حضرت مفتی صاحب رحمہم اللہ اجمعین اور مولانا مقبول احمد سبھی فجر کی نماز کے بعد حضرت شاہ صاحبؒ کے پاس آ گئے اور بڑی علمی مجلس ہوئی ، میں چائے بنا رہا تھا۔ شاہ صاحب چائے دانی، عمدہ چائے پان اور لوازمات ساتھ رکھنے کے عادی تھے۔ میں نے پتی چائے دانی میں ڈال کر اُبلتا ہوا پانی اوپر ڈالا۔ دل ودماغ تو باتوں کی طرف تھے صرف ہاتھ کام کر رہے تھے شاہ صاحبؒ گفتگو بھی فرمارہے تھے اور مجھے چائے بناتے بھی دیکھ رہے تھے پانی زیادہ پڑ گیا اور کیتلی سے باہر آ گیا شاہ صاحبؒ نے فوراً فرمایا: **واکثر هم لا یعقلون .**
(ماہنامہ ''نقیب ختم نبوت'' امیر شریعت نمبر: ج ۲/ص/۱۲۹)

چائے مجلس کی زینت ہے:

ایک دفعہ امیر شریعتؒ کے ہاں چند بڑے علماء بطور مہمان تشریف لائے ، شاہ جیؒ نے ان کیلئے چائے منگوائی ،انہوں نے انکار کیا۔ شاہ جی نے فرمایا:

''آپ کو پتہ ہے چائے مجلس کی زینت ہے؟ اس کو روایت کیا ہے بخاری ومسلم نے۔''

مہمانانِ گرامی بولے شاہ جی آپ جیسا آدمی ایسی بات کرے کیا ہم نے بخاری ومسلم نہیں پڑھی ہیں؟

شاہ جیؒ نے جواب دیا: ''حضرات میں ہی تو بخاری بھی ہوں اور مسلم بھی۔''

چائے کا انکار متفق علیہ کفر ہے:

بنت امیر شریعتؒ ام کفیل بخاریؒ تحریر فرماتی ہیں:

مولانا احمد الدین صاحب شگفتہ مزاج بزرگ تھے، اباجیؒ فرماتے : میری طرف دیکھ کر مسکراتے ہوئے کہتے ''چائے کا انکار'' متفق علیہ کفر ہے۔ مطلب تھا اباجیؒ اور مولانا خود۔ (سیدی وابی ص:۱۲۲)

چائے میں نمک:

قاری ظہور رحیم صاحب تحریر فرماتے ہیں:

ہمارے ایک دوست اختر الہ آبادی بتلاتے ہیں کہ (شاہ جیؒ) میری ہمیشہ چائے سے ضیافت فرماتے۔ ایک دفعہ چائے لائی گئی تو بجائے شکر کے نمک استعمال ہوا، میں نے ظرافتاً کہا شاہ جیؒ! میں تو پہلے ہی نمک خوار ہوں۔ فرمایا: بابو یہ بات نہیں، ہفتہ بھر سے گھر میں شکر نہیں ہے اس لئے بلا تکلف نمک استعمال کر رہا ہوں۔ اور دوستوں کو بھی نمکین مزہ سے آشنا کرنا چاہتا ہوں۔ پھر نمکینی اور حلاوت پر بات چھڑ گئی۔ تو فارسی اور اردو کے اشعار کے دفتر لگ گئے اور چائے کا ہر گھونٹ نمکینیت میں حلاوت کا ایسا مزہ بن گیا کہ اس کے سرور سے آج بھی روح کو کیف و خمار کی چاشنی محسوس ہوتی ہے۔ اور ساقی کے چل دینے پر بھی وہ تمام لذتیں باقی ہیں جو ان کے ہوتے ملتی تھیں۔

اگرچہ میکدے سے اُٹھ کر چل دیا ساقی
وہ مئے وہ خم وہ صراحی وہ جام ہے باقی

انگریز کا گرم خون:

ایک مرتبہ مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ بفہ تشریف لائے، مولانا غلام غوث ہزارویؒ گھر پر موجود نہیں تھے۔ حضرت شاہ جیؒ نے آتے ہی فرمایا: کہ انگریز کا گرم خون ضرورت ہے گھر والے سوچوں میں گم تھے، کہ انگریز کے گرم خون سے کیا مراد ہے؟ اچانک مولانا ہزارویؒ تشریف لائے اور فرمایا: کہ فوراً گرم قہوہ تیار کیا جائے، انگریز کے گرم خون سے مراد قہوہ ہے۔ (سوانح مجاہد ملت مولانا غلام غوث ہزارویؒ از مولانا عبدالقیوم حقانی ص ۸۴)

پشاوری قہوہ اور شاہ جیؒ:

حضرت مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ تحریر فرماتے ہیں:

''مجھے خوب یاد ہے کہ جب حضرت اقدس (سید عطاء اللہ شاہ بخاری) قدس سرہٗ دارالعلوم حقانیہ کے سالانہ جلسوں میں تشریف لایا کرتے تھے، تو پشاور کی قہوہ چائے کو بہت پسند فرماتے تھے۔ میں نے یہاں بھی عشاء کے بعد قہوہ تیار کرنے کی اجازت مانگی، بخوشی قبول فرمایا مگر ذیابیطس کی وجہ سے میٹھا نہ کرنے کی ہدایت کی۔ قہوہ چائے تیار کر کے پیش کی، بڑے شوق سے نوش فرمائی۔ (تذکرہ و سوانح امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ از مولانا حقانی ص ۳۲۱)

چائے میں خود بناؤں گا:

ایک دفعہ حضرت شاہ صاحبؒ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب خطیب صدر شاہ پور کے ہاں تشریف لے گئے تھے۔ چائے کی بات چلی تو شاہ صاحبؒ نے فرمایا: چائے میں خود بناؤں گا آپ صرف پانی گرم کر دیں۔ مولانا عبدالکریم صاحبؒ کو بازار سے دودھ نہ ملا، عرض کیا دودھ تو نہیں ملا، گھر میں بکری ہے اگر پسند فرمائیں تو اس کا دودھ لادوں حضرت شاہ صاحبؒ نے فرمایا جسے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پسند فرمائیں اس سے بخاری نفرت کر سکتا ہے؟ مسلمان کی شان یہی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پسند اس کو پسند اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ناپسند اس کو ناپسند ہو، فرمایا جلدی لاؤ۔ چنانچہ بکری کے دودھ سے چائے بنائی گئی اور آپ نے غایت شوق و محبت سے نوش فرمائی۔ (ترجمان اسلام ص ۴، ۱۵ دسمبر ۱۹۶۱ء)

فاقع لونھا تسر النظرین:

شاہ جیؒ کی عادت تھی کہ اپنی چائے کا قہوہ خود بناتے تھے، ایک مقام پر تشریف لے گئے تو وہاں حضرت شاہ جیؒ کے ارادت مند نے پہلے سے چائے بنا رکھی تھی۔ شاہ جیؒ کے لئے جب وہاں کے (قہوہ ناشناس) حضرات قہوہ، دودھ، چینی لائے۔ تو شاہ جیؒ نے فرمایا بھائی ذرا دیکھنا قہوہ کیسا ہے؟۔۔۔ تو قہوہ شاہ جیؒ کے مزاج کے خلاف تھا۔۔۔ مزاحاً عرض کیا: شاہ جیؒ! قہوہ۔۔۔ بما لاتھوی! اس پر مسکرائے اور میزبان کی دلجوئی کے لئے وہ قہوہ اٹھا کر اندر کمرہ میں تشریف لے گئے اب واللہ اعلم اسی کو ٹھیک بنایا، یا دوسرا بنا کر لائے۔۔۔ بہر حال نہایت عمدہ قسم کا قہوہ بنا کر تشریف لائے اور پھر فنجان میں ڈالتے ہوئے فرمایا: **فاقع لونھا تسر النظرین** !(نوائے درویش ص/۹۵)

شاہ جیؒ کی چائے:

مولانا غلام احمد صاحب ایک جلسہ کی روئیداد لکھتے ہوئے ارقام فرماتے ہیں:

قاضی صاحب اور مولوی عاشق محمد صاحب شہید کی اپنی ذاتی کوئی سواری نہیں تھی اور نہ ہی وہ اتنی مالی وسعت رکھتے تھے کہ جلسہ کے شریک ضیوف کی دعوت کے لئے گوشت وغیرہ کا انتظام کریں۔ اور میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ حضرت شاہ جیؒ نے ہم طلبہ سے فرمایا کہ چولہے پر دیگچی رکھواور پانی گرم کرو، جب ابل جائے تو مجھے بتانا حضرت شاہ جیؒ نے اپنے ہاتھوں سے پانی میں پتی ڈالی اور حسب منشاء چائے بنائی، اندازہ سے یاد آتا ہے کہ دودھ نہیں تھا۔ اس طرح حضرت شاہ جیؒ نے منتظمین جلسہ کو خوامخواہ کے چائے کے خرچہ سے اور اپنی مرضی کے مطابق چائے سازی کے تکلف سے بچالیا۔ (امیر شریعت نمبر، ج ا/ص ۳۸۹)

چین، چائے اور شاہ جیؒ:

جناب رازی پاکستانی صاحب حضرت شاہ جیؒ کے ارادت مندوں میں سے تھے، شاہ جیؒ کے ساتھ ایک ملاقات کے احوال لکھتے ہوئے خامہ فرسا ہیں:

اب وہ عظیم (شخص) ہمیں چائے پلانے پر اصرار کر رہا تھا۔ تب یوں ہی کہیں مولانا ابوالکلام آزادؒ کی غبار خاطر والی چائے کا ذکر ہوا تو انہوں نے مجھ سے مخاطب ہو کر کہا کہ دیکھنا تو وہ چائے شاید چین میں ملتی ہو؟ اس کے بعد میں ہانگ کانگ چلا گیا، وہاں کبھی کبھار چینی دوستوں کے ساتھ کسی کیفے میں ایسی چائے بغیر دودھ اور شکر کے پیتے تو شاہ جیؒ کی بات یاد آجاتی۔

پیکنگ میں پاکستان کے پہلے قونصلر شیخ تاج الدین اب ہانگ کانگ میں مقیم تھے۔ ان سے مشورہ کے بعد میں نے پاکستانی سفارتخانے کے ایک صاحب کی معرفت وہ خاص چائے شنگھائی یا پیکنگ سے منگوالی۔ پارسل سے بھیج رہا تھا، کہ کامریڈ مبارک ساغر اور ابوسعید انور ہانگ کانگ پہنچ گئے۔ وہ ''دفتر چٹان'' سے میرا ایڈریس اور فون نمبر لے آئے تھے۔ بہر حال وہ چائے شاہ جیؒ کو پہنچ گئی۔ ۱۹۵۶ء میں واپس ملک آیا تو دوستوں کے ساتھ شاہ جیؒ کے ہاں حاضری دی وہ چائے کی بات کرنے ہی لگے تھے کہ میں نے جرأت سے کام لے کر کہا کہ نہ تو آپ اس غیر ضروری شے کے لیے شکریہ ادا کریں اور نہ ہی آپ جیسے جفاکش انسان کو مولانا آزادؒ کی پیروی میں آئندہ کے لیے ایسے چسکوں میں پڑنا چاہیئے۔ لاہور واپس آکر میں نے یہ بات آغا صاحب (شورش کاشمیری) کو بتا رہا تھا تو حمید نظامی اور شیخ حامد محمود بھی وہاں بیٹھے تھے۔ شورش پوچھنے لگے کہ شاہ جیؒ نے تب کیا کہا؟ میں نے کہا کہ اس عظیم شخص کی وہی مسکراہٹ تھی جس سے آپ بھی شناسا ہوں گے۔ (امیر شریعت نمبر ص/۲۴۹ ج ۲/)

چائے نہیں زہر ہے:

چائے کے حوالے سے یہ واقعہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگا لہذا شامل کیا جاتا ہے۔امین گیلانی ''بخاری کی باتیں'' میں لکھتے ہیں:

مارشل لاء اُٹھنے کے بعد مجلس احرار اسلام کے لیے لاہور میں میٹنگ ہوئی، کچھ دوستوں میں شاہ جی کی باتیں چل پڑیں۔مولانا عبدالرحمٰن صاحب میانوی' مولانا ابوذر بخاری' نوراحمد صاحب آزاد کچھ اور دوست اور راقم الحروف بیٹھے تھے، تو ایک صاحب نے جو بحیثیت کارکن کسی شہر سے احرار کی میٹنگ میں نمائندہ بن کر آئے تھے، انہوں نے واقعہ سنایا افسوس کہ کسی ضروری کام کے لئے مجھے اُٹھنا پڑ گیا، میں ان صاحب کا نام اور پتہ دریافت نہ کر سکا۔بہر حال انہوں نے سنایا کہ ایک دفعہ شاہ جی ہمارے ہاں تشریف لائے، تقریر کے بعد ہمارے مکان پر ہی قیام فرمایا۔شاہ جی لیٹے ہوئے تھے اور میں انہیں دبا رہا تھا کہ گھر سے چائے بن کر آ گئی۔میں نے چائے پیش کی تو آپ نے فوراً اسے سونگھا اور فرمایا: کیوں جی! ہمارے ساتھ کوئی دشمنی ہوگئی ہے؟ میں نے کہا شاہ جی! خدانہ کرے۔فرمایا: تو چائے میں زہر کیوں ملایا گیا ہے؟ میں حیران ہوگیا، میرے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔میں نے کہا: شاہ جی! آپ کیا فرما رہے ہیں؟ یہاں سب آپ کے خدام ہیں، مگر آپ نے پورے اعتماد سے فرمایا: بھائی! یہ چائے نہیں زہر ہے۔میں گھبرایا ہوا اندر گیا۔بیوی سے پوچھا چائے کس نے پکائی؟ اس نے کہا میں نے خود' دودھ اپنی بھینس کا ہے۔میں نے کہا: اللہ کی بندی! شاہ جی فرما رہے ہیں، اس میں زہر ہے، اس نے متعجب ہوکر کہا: خدانہ کرے ہائے ایسے نیک بندے سے کون ایسا کر سکتا ہے؟ اور پھر ہمیں اپنی جان عزیز نہیں۔میرے لئے یہ بات معمہ بن گئی، مارے ندامت کے قدم بوجھل ہو رہے تھے کہ شاہ جی کو کیسے سمجھاؤں اور کیا منہ دکھاؤں؟ اتنے میں میری بیوی کچھ سوچ کر بولی! اوہو ایک بات ہے سنو تو' ہمارے ہاں کھانڈ نہیں تھی' راشن کی کھانڈ ابھی مل نہیں سکتی تھی، میں نے پاؤ بھر کھانڈ ہمسایوں سے منگوائی تھی۔وہ تو آپ کو معلوم ہے مرزائی ہیں، کہیں انہوں نے شرارت نہ کی ہو۔بس میں سمجھ گیا۔تحقیق پر یہی معلوم ہوا کہ چینی میں زہر ملا دیا گیا تھا۔ہم شاہ جیؒ کی فراست پر حیران ہوئے اور شکر کیا کہ خدا نے ہمیں ذلت سے بچالیا۔

خوشبو والی چائے:

سید محمد کفیل بخاری مدظلہ حضرت شاہ صاحب کے حوالے سے ایک تأثراتی مضمون میں لکھتے ہیں کہ (حبیب احمد بن حاجی دین محمد صاحب راوی ہیں) ایک دفعہ شاہ جی ہمارے گھر تشریف لائے تو حسب معمول عصر کے بعد گھر سے چائے بن کر آئی۔جب چائے پیالی میں ڈالی تو خاصی چکنائی تھی اور خوشبو بھی آ رہی تھی۔شاہ جی نے پوچھا کہ بھائی دین محمد یہ چائے میں تیل کیوں ڈال دیا۔حاجی صاحب پریشان ہوکر گھر گئے تو پتہ چلا کہ میری چھوٹی بہن نے عطر کی شیشی چائے میں انڈیل دی تھی۔اتنے میں بچی بھی آ گئی، شاہ جی نے پوچھا: ''بیٹی! یہ خوشبو چائے میں کیوں ڈالی؟'' کہنے لگی شاہ جی! آپ کو عطر بہت پسند ہے، آپ جب بھی تشریف لاتے ہیں تو آپ کے کپڑوں سے عطر حنا کی خوشبو آتی ہے۔میں نے اس لیے چائے میں شیشی انڈیل دی۔چائے تو دوبارہ بنی لیکن دیر تک یہ لطیفہ محفل اور ہمارے گھر میں گردش کرتا رہا۔

ایک ناخوشگوار واقعہ پر معذرت:

جانشین امیر شریعت مولانا سید ابو معاویہ ابوذر بخاری رحمۃ اللہ علیہ کی روایت ہے کہ قیامِ پاکستان سے قبل شاہ جی کہروڑ پکا کے کسی دیہات میں تقریر کے لیے تشریف لائے۔میزبان کے ہاں محفل جمی تھی اور احباب چائے پی رہے تھے۔

ایک نہایت سادہ دیہاتی مولوی صاحب نے چائے کی پیالی منہ سے لگائی، نہایت لمبی تان اور بلند آواز میں چسکی لی کہ پوری محفل لرزہ براندام ہوگئی۔ شاہ جی اس معاملے میں بہت حساس اور لطیف مزاج تھے۔ کھانا کھاتے اور چائے پیتے وقت اگر کسی کے منہ سے آواز نکلتی تو طبیعت پر بہت برا اثر ہوتا۔ مولوی صاحب سے فرمایا: ''مولوی صاحب! چائے پیتے ہو یا چائے سے زیادتی کرتے ہو''، کچھ اور بھی سخت الفاظ کہہ دیے۔ مولوی صاحب بھی دھڑلے کے آدمی تھے۔ آؤ دیکھا نہ تاؤ، غصے میں چائے کی پیالی شاہ جی پر پھینک دی، کہنے لگے بڑے عالم بنے پھرتے ہو اور بات کرنے کا سلیقہ نہیں۔ یہ کہا اور یہ جا وہ جا۔ مولوی صاحب تو چلے گئے لیکن شاہ جی نے فوراً دوستوں سے کہا کہ بھائی! یہ مولوی صاحب میری امانت ہیں۔ میں نے تم سے لینے ہیں۔ یہ کہہ کر اٹھے، اپنے کپڑے دھوئے، غسل کیا، نماز ظہر ادا کی اور جلسے میں جانے سے پہلے پوچھا کہ بھائی وہ مولوی صاحب کہاں ہیں؟ کارکنوں نے بتایا کہ جلسے میں سب سے آخر میں بیٹھے ہیں۔ فرمایا: مجھے ان کے پاس لے چلو۔ چنانچہ شاہ جی پورے جلوس کے ساتھ مولوی صاحب کے پاس پہنچ گئے۔ انھیں سلام کیا اور فرمایا: ''بھائی مولوی صاحب! جو آپ نے فرمایا اور جو کیا وہ بالکل درست کیا، جو میں نے کہا غلط کہا، میرے منصب کے خلاف تھا، میں آپ سے معافی مانگتا ہوں۔ آپ ان سارے لوگوں کے سامنے فرمادیں کہ عطاء اللہ! میں نے تمھیں اللہ کے لیے معاف کیا''۔

مولوی صاحب رو رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ شاہ جی! آپ مجھے معاف فرمادیں۔ میں نے بدتمیزی کی ہے اور شاہ جی فرما رہے تھے کہ نہیں مولوی صاحب! غلطی مجھ سے ہوئی، معافی بھی میں ہی مانگوں گا۔ آپ یہی الفاظ کہیں گے کہ ''عطاء اللہ میں نے تمھیں اللہ کے لیے معاف کیا''۔ آپ معاف کریں گے تو میں تقریر کروں گا۔ چنانچہ مولوی صاحب نے یہ الفاظ بآواز بلند کہے۔ شاہ جی نے انھیں گلے لگایا، ماتھا چوما اور پھر سٹیج پر پہنچ کر تقریر کی۔ ساری تقریر انھی مولوی صاحب کی تعریف میں تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری اصلاح کے لیے ایسے نیک لوگوں کو پیدا کیا ہے جو ہماری غلطیوں پر سرِعام ٹوکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انھیں جزاءِ خیر عطاء فرمائے۔

سبحان اللہ! یہ وہ اخلاق اور عجز وانکسار تھا جس نے امیر شریعت رحمہ اللہ کو خاص وعام کا محبوب بنا دیا تھا۔

دعاءِ صحت

- ★ قائد احرار، ابن امیر شریعت حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
- ★ مجلس احرار اسلام کے سیکرٹری جنرل جناب عبداللطیف خالد چیمہ
- ★ مجلس احرارِ اسلام ملتان کے سرپرست اور رکن مرکزی مجلس شوریٰ صوفی نذیر احمد
- ★ حضرت مولانا خواجہ خان محمد رحمتہ اللہ علیہ کے فرزند گرامی جناب خواجہ رشید احمد صاحب
- ★ لاہور کے بزرگ احرار کارکن چودھری محمد اکرام صاحب
- ★ مدرسہ معمورہ ملتان کا سابق طالب علم حافظ محمد اویس سنجرانی
- ★ مجلس احرار اسلام ملتان کے قدیم کارکن محمد یعقوب خان خواجکزئی
- ★ ملتان میں ہمارے کرم فرما پروفیسر محمد ایوب خان علیل ہیں
- ★ چیچہ وطنی، پیر جی عبداللطیف رحمہ اللہ کے پوتے، پیر جی عبدالجلیل مدظلہٗ کے فرزند خلیل الرحمٰن علیل ہیں

احباب وقارئین سے درخواست ہے کہ تمام مریضوں کی صحت یابی کے لیے دعاء فرمائیں، اللہ تعالیٰ سب کو شفا کاملہ عطا فرمائے۔ آمین